31819 ـ عمره كرنے كا طريقه

سوال

ميں عمره كا تفصيلي طريقه جاننا چاہتا ہوں .

پسنديده جواب

الحمد لله.

الله تعالى كے ہاں كوئي عبادت بهي اس وقت تك قبول نہيں ہوتي جب تك اس ميں دو شرطيں نه پائي جائيں اور دوشرطيں يه ہيں :

پہلي : الله تعالى كےليے اخلاص وه اس طرح كه اس عبادت سے الله تعالي كي رضا اورخوشنودي اور دار آخرت چاہي جائے اور اس ميں كسي بهي قسم كي رياكاري اور دكهلاوا شامل نه ہو اور نه ہي وه عمل دنيا كے ليے كيا جائے .

دوسري شرط : اس عبادت ميں قولي اورعملي طور پر نبي صلى الله عليه وسلم كي اتباع وپيروي ہونا ضروري ہے ، اور جب تك نبي كريم صلى الله عليه وسلم كي سنت كي معرفت وپہچان نه ہو اس وقت تك نبي كريم صلى الله وسلم كي اتباع بهي نہيں ہو سكتي .

اس ليے جو كوئي بهي الله تعالى كي عبادت كرنا چاہتا ہو ـ چاہے وه عبادت حج يا عمره ياكوئي اورعبادت ہو ـ اسے چاہيے كه وه اس ميں نبي كريم صلى الله عليه وسلم كا طريقه سيكهے تاكه اس كا وه عمل سنت نبوي صلى الله عليه وسلم كے موافق ہو .

ذيل كي سطور ميں ہم سنت نبويه ميں وارد عمره كا طريقه درج كرتے ہيں :

عمره مندرجه ذيل چار اشياء پر مشتمل ہوتا ہے :

احرام ، بيت الله كا طواف ، صفا اور مروه كي سعي اور سركے بال منڈانا يا چهوٹے كروانا .

اول : احرام باندهنا :

حج يا عمره ميں داخل ہونے كي نيت كواحرام كہا جاتا ہے .

جب كوئي شخص احرام باندھنا چاہے تو سنت یہ ہے كہ غسل جنابت كي طرح غسل كرے اور اپنا لباس اتار دے اور بہترین قسم كي خوشبو كستوري وغیرہ جو میسر ہو سكے سر اور داڑھي میں لگائے اور چادریں زیب تن كرے اوریہ خوشبو احرام كے بعد بھي اس كے جسم سے آتي ہو تو اسے كوئي نقصان نہیں اس لیے كہ بخاري اور مسلم شریف میں مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا بیان كرتي ہیں كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھنے كا ارادہ فرماتے تو جوخوشبو ملتي اسے لگاتے ، پھراس كے بعد میں كستوري كي چمك نبي صلی اللہ علیہ وسلم كے سر اور داڑھي میں دیكھتي . صحیح بخاري (271) صحیح مسلم (1190) .

حدیث میں الوبیص كے معني چمك ہیں .

اور احرام كے وقت عورتوں اور مردوں كے لیے غسل كرنا سنت ہے حتي كہ حائضہ اور نفاس والي عورت كے لیے بھي غسل كرنا سنت ہے اس لیے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس نفاس كو حالت میں ہي احرام كے وقت غسل كرنے اور لنگوٹ باندھ كر احرام باندھنےكا حكم دیا تھا دیكھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (1209) .

پھر غسل كرنے اور خوشبو لگانے كے بعد احرام كا لباس زیب تن كرے اور اگر فرضي نماز كا وقت ہو تو نماز ادا كرے لیكن حائضہ اور نفاس والي عورت نماز ادا نہیں كرے گي اور اگر فرضي نماز كا وقت نہ ہو تو دو ركعت تحیۃ الوضوء كي نیت سے ادا كرلے ، نماز سے فارغ ہو كرقبلہ رخ ہو اور احرام كي نیت كرے .

یہ بھي جائز ہے كہ وہ سواري (گاڑي) پر سوار ہونےاور كوچ كرنے تك احرام كي نیت مؤخر كرلے لھذا میقات سے مكہ مكرمہ روانہ ہونے سے قبل احرام كي نیت كرے .

اور پھر لبیك اللھم عمرۃ كہے اور پھر وہ تلبیہ كہے جونبي كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے كہا تھا اس كے الفاظ یہ ہیں :

(لبیك اللھم لبیك ، لبیك لا شریك لك لبیك ، إن الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك) اے اللہ حاضر ہوں میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں تیرا كوئي شریك نہیں میں حاضر ہوں ، یقینا نعمتیں اور تعریفات اور بادشاہي تیري ہي ہے تیرا كوئي شریك نہیں .

نبي كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے تلبیہ میں لبیك الہ الحق كے الفاظ بھي شامل تھے ، اور ابن عمر رضي اللہ تعالی عنہ اپنے تلبیہ میں (لبیك وسعدیك ، والخیر بیدیك ، والرغباء إلیك والعمل)(میں بار بار حاضر ہوں تیري رغبت اور عمل بھي تیرے لیے) كے الفاظ زیادہ كیا كرتے تھے .

مرد کوچاہیے کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہے کیونکہ نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں انہیں حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہیں . علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (1599) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور نبي صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھي فرمان ہے : سب سے بہترین حج وہ ہے جس میں تلبیہ بلند آواز سے کہا جائے اور قرباني کا خون بہایا جائے . علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (1112) میں اسے حسن قرار دیا ہے .

حدیث کے الفاظ العج کا معني تلبیہ بلند آواز سے کہنا اور الثج کا معني قرباني کا خون بہانا ہے .

اور عورت صرف اتني آواز سے تلبیہ کہے جواس کے ساتھ والي کو ہي سنا جائے لیکن ا گر اس کے آس پاس غیرمحرم مرد ہوں تو اسے تلبیہ اونچي آواز سے نہیں کہنا چاہیے بلکہ وہ پست آواز سے کہے کہ کسي کو سنا نہ جائے .

اور اگر احرام باندھنے والے شخص کو کسي چیز کا خوف ہو کہ وہ اسے عبادت مکمل کرنے سے روک دے گي (مثلا بیماري یا دشمن یا روکا جانا یا کوئي اور سبب) تو اس صورت میں اسے احرام مشروط کرلینا چاہیے اور اس کے لیے وہ مندرجہ ذیل الفاظ کہے :

(إن حبسني حابس فمحلي حیث حبستني) اگر مجھے کسي روکنے والے نے روك دیا تو جہاں مجھے روکے وہي میرے حلال ہونے کي جگہ ہو گي .

یعني اگر مجھے بیماري یا تاخیر وغیرہ میں سے کسي مانع نے یہ عبادت مکمل کرنے سے روك دیا تو میں اپنے احرام سے حلال ہو جاؤں گا .

اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبیر رضي اللہ تعالی عنھا کو جب انہوں نے بیماري کي حالت میں احرام باندھنا چاہا تو انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے احرام کومشروط کرلیں اور کہا کہ تم جو مستثني کروگي وہ تمہارے لیے تمہارے رب پر ہو گا . صحیح بخاري (5089) صحیح مسلم (1207) .

لھذا جب احرام کومشروط کرنےکےبعد حج یا عمرہ کرنے میں اسے کوئي مانع پیش آجائے تواحرام کھول دے اور اس پر کوئي چیز لازم نہیں آئے گي .

لیکن جسے عبادت مکمل کرنےمیں کسي مانع کا خدشہ نہ ہو تواس کے لائق نہیں کہ وہ احرام کومشروط کرے اس لیے کہ نہ تو رسول کریم صلی اللہ وسلم نے خود احرام کومشروط کیا اور نہ ہي ہر کسي کومشروط کرنے کا حکم دیا , بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعۃ بنت زبیر رضي اللہ تعالی عنھا کو بیماري کے باعث مشروط کرنے کا حکم دیا

تھا .

محرم شخص کے لیے کثرت سے تلبیہ کہنا ضروري ہے خاص کرجب حالات اور جگہ میں تبدیلي ہو مثلا کسي بلند جگہ پر چڑھے یا چڑھائي سے نیچے اترے یا رات شروع ہو یا دن چڑھے ، اور تلبیہ کہنے کےبعد اللہ تعالی کي رضاو خوشنودي اور جنت طلب کرے اور اس کي رحمت سے آگ سے پناہ طلب کرتا رہے .

دوران عمرہ احرام سے لیکر طواف کي ابتدا کرنے تك تلبیہ کہنا مشروع ہے لھذا جب طواف کي ابتدا کرے تو تلبیہ کہنا ختم کردے .

- مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل کرنا :

جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے اور اگر میسر ہو سکے تو اسے میں داخل ہونے کےلیے غسل کرنا چاہیے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے کے لیے غسل فرمایا تھا . صحیح مسلم (1259)

دوم : طواف :

جب مسجد حرام میں داخل ہو تو دایاں پاؤں اندر رکھے اور مندرجہ ذیل دعا پڑھے :

(بسم الله ، والصلاة والسلام على رسول الله ، اللهم اغفر لي ذنوبي ، وافتح لي أبواب رحمتك ، أعوذ بالله العظيم ، وبوجهه الكريم ، وبسلطانه القديم من الشيطان الرجيم) اللہ تعالی کے نام سے اور اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام ہو ، اے اللہ میرےگناہ بخش دے اور میرے لیے اپني رحمت کے دروازے کھول دے ، میں عظیم اللہ اور اس کے عزت والے چہرے اور اس کي قدیم بادشاہي کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں .

پھر حجراسود کي جانب جائے اور دائیں ہاتھ سے اس کا استلام کرے اور اس کا بوسہ لے اور اگر بوسہ لینا مشکل ہو تو اپنےہاتھ سے حجر اسود کو چھوکر ہاتھ کا بوسہ لے لے (حجر اسود کوہاتھ سے چھونے کانام استلام ہے) اور اگر استلام کرنا بھي ممکن نہ ہو تو حجر اسود کي جانب رخ کرکے اس کي جانب اشارہ کرکے تکبیر کہے اور ہاتھ کو نہ چومے .

حجر اسود کا استلام کرنے میں بہت فضیلت ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

اللہ تعالی روز قیامت حجر اسود کو لائے گا تو اس کي دو آنکھیں ہونگي ان سے دیکھے گا اور زبان ہو گي جس سےبات کرےگا اور جس نے بھي اس کا حقیقي استلام کیا ہو گا اس کي گواہي دےگا . علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب والترھیب (1144) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور افضل يہ ہے كہ وہ دھكم پيل نہ كرے اور باقي لوگوں كو تكليف واذيت نہ دے كيونكہ حديث ميں ہےكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عمر رضي اللہ تعالى عنہ كو فرمايا تھا :

اے عمر تو قوي وطاقتور شخص ہے حجر اسود پربھيڑ نہ كر كيونكہ كمزور وناتواں كو تكليف دےگا , اگر فرصت پاؤ تو اس كااستلام كرلو وگرنہ اس كي جانب رخ كركے تكبير كہ لو . مسند احمد (191)علامہ الباني رحمہ اللہ نے مناسك الحج والعمرۃ (21) ميں اسے قوي كہا ہے .

پھردائيں جانب چلے اور بيت اللہ كواپني بائيں جانب ركھے اور جب ركن يماني (يہ حجر كى بعد تيسرا كونہ ہے) كا استلام كرے ركن يماني كا نہ توبوسہ لے اور نہ ہي وہاں تكبير كہے اور نہ اشارہ كرے اوراگر اس كااستلام بھي نہ كرسكےيعني اسےہاتھ نہ لگا سكے تووہاں سےآگے چل دے اوراس پر رش نہ كرے ، ركن يماني اورحجر اسود كے درميان مندرجہ ذيل دعا پڑھے :

ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النارا‌ے ہمارےرب ہميں دنيا ميں بھي نيكي عطا فرما اور آخرت ميں بھي بھلائي عطا فرما اور ہميں آگ كے عذاب سے نجات دے . سنن ابوداود ، علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح ابوداود (1666) ميں اسے حسن قرار دياہے .

جب بھي حجراسود كےپاس سے گزرے تواس كے سامنےآكرتكبير كہے، اور باقي طواف ميں اسے جودعا پسند ہو وہ كرے يااللہ كا ذكر كرے اور ياپھر قرآن مجيد كي تلاوت كرے كيونكہ طواف اللہ تعالي كے ذكر كے ليے بنايا گيا ہے .

اور مرد كےليے اس طواف ميں دوچيزيں كرنا ضروري ہيں :

اول : ان ميں سے ايك تو اضطباع ہے يہ طواف كي ابتدا سے ليكر اس كے اختتام تك ہوگا ، اضطباع يہ ہے كہ مرد اپنا داياں كندھا ننگا كرلےوہ اس طرح كہ چادر كا درميانہ حصہ اپنے دائيں كندھے كےنيچے ركھےاور دونوں كنارے بائيں كندھے پرہوں ، اور جب طواف مكمل كرلے توچادر كوطواف سے پہلے والي حالت ميں ہي كرلے كيونكہ اضطباع صرف طواف كے ليے ہے .

دوم : دوسري چيز طواف كے پہلے تين چكروں ميں رمل كرنا ضروري ہے ، رمل يہ ہےكہ چھوٹےچھوٹے قدموں كےساتھ تيز تيز چلا جائے ، اور باقي چار چكروں ميں رمل نہيں بلكہ وہ عام عادت كے مطابق ہي چلے .

جب طواف كےسات چكر پورےكرچكے تواپنا داياں كندھا ڈھانپ لے اور مقام ابراہيم كي جانب جائے اور يہ آيت پر (وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور مقام ابراہيم كو نماز كي جگہ بناؤ ، پھر مقام ابراہيم كے پيچھے دوركعت ادا كرے پہلي ركعت ميں سورۃ فاتحہ كے بعد سورۃ الكافرون قل يا ايھاالكافرون اور دوسري ركعت ميں سورۃ فاتحہ كےبعد قل ھواللہ احد پڑھے ، پھر نماز سے فارغ ہو كرحجر اسود كےپاس جائے اور اگر ميسرہو سكے تو اس كا استلام كرے ،

یہاں صرف استلام کرنا ہي مشروع ہے ، اوراگر استلام کرنا ممکن نہ ہو تو وہاں سے چل نکلے اور حجراسود کي جانب اشارہ نہ کرے .

سوم : سعي

پھر سعي کرنے کےلیے صفا مروہ کي جانب جائے اور یہ آیت پڑھے إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِیقینا صفااور مروہ اللہ تعالي کي نشانیوں میں سے ہیں ، اور یہ کہے ہم وہاں سے ابتدا کرتےہیں جہاں سے اللہ تعالي نےابتدا کي ، اور پھر صفا پر چڑھے حتي کہ کعبہ نظر آنے لگے اور قبلہ رخ ہو کرہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالي کي حمدوثنا بیان کرکے جوچاہے دعا کرے ، یہاں پر رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے : (لا إله إلا الله وحده لا شريك له , له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير . لا إله إلا الله وحده أنجز وعده ، ونصر عبده ، وهزم الأحزاب وحده) اللہ تعالي کے سوا کوئي عبادت کےلائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئي شریك نہیں ، اسي کے لیے ملك ہے اسي کے لیے تعریف ، وہي زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ ہرچیز پر قادر ہے، اللہ تعالي کے سوا کوئي عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلاہے جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنےبندے کي مدد فرمائي اور تنہا ہي تمام جماعتوں کو شکست دي . صحیح مسلم حدیث نمبر (1218)

یہ تین بار دھرائے اور اس کے مابین دعا بھي کرے یعني وہ مندرجہ بالا کلمات کرنے کے بعد دعا کرے اور پھر دوسري بار یہي کلمات ادا کرکے دعا کرے اور پھر تیسري بار کلمات ادا کرکے مروہ کي جانب روانہ ہو جائے اور تیسري بار یہ کلمات ادا کرنے کے بعد دعا نہ کرے .

اور جب سبز ستونوں کےپاس پہنچے تو حسب استطاعت تیزي سے دوڑ لگائےاور کسي دوسرے کوتکلیف واذیت نہ دے کیونکہ رسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلي اللہ علیہ وسلم نے صفا مروہ کےمابین سعي کي اور فرمایا: ابطح دوڑے بغیر طے نہ کي جائے سنن ابن ماجہ علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحیح ابن ماجہ (2419) میں اسے صحیح قرار دیا ہے .

اور ابطح وہ مسافت ہے جو اس وقت دو سبز ستونوں کےمابین ہے .

جب دوسرےسبز ستون کے پاس پہنچے تو عام حالت میں چلنا شروع کردے حتي کہ مروہ پر پہنچ جائے اور مروہ پرچڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہو اور ہاتھ اٹھا کروہي کلمات کہے جو صفا پر کہے تھے اور پھر مروہ سے نیچے اترنے کے بعد چلنے والي جگہ پر چلے اور دوڑنے والي جگہ پر دوڑ لگائے، اور جب صفا پر پہنچے تو جس طرح پہلے کیا تھا اسي طرح اس بار بھي کرے، اور اسي طرح مروہ پر حتي کہ سات چکر مکمل کرے، اس کا صفا سے مروہ جانا ایك چکر اور مروہ سے صفا واپس آنا دوسرا چکر ہے ، سعي کرنے والااپني سعي میں جوچاہے دعا کرسکتا ہے اور قرآن کي تلاوت بھي کرسکتا ہے .

تنبيه :

فرمان باري تعالي : إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِيقينا صفااور مروه الله تعالي كي نشانيوں ميں سےہيں، يہ آيت سعي كرنے والا صرف اس وقت پڑھےگا جب وہ سعي كےليے صفا كے قريب پہنچے اور صرف سعي كي ابتدا ميں پڑھي جائے گي، ہربار صفا پر آنے كے وقت يہ آيت پڑھني مستحب نہيں جيسا كہ بعض لوگ كرتے بھي ہيں .

چہارم : سرمنڈانا يا بال چھوٹے كروانا :

جب سعي كے سات چكر مكمل كرچكے تومرد اپنے پورے سر كومنڈائے، يا پھر اپنے بال چھوٹے كروائے .

پورے سر كومنڈوانا ضروري ہے اور اسي طرح پورے سركےہرجانب سے سب بال چھوٹے كروانا ضروري ہيں ليكن سر منڈانا افضل ہے كيونكہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے سرمنڈانے والوں كے ليے تين بار اور بال چھوٹے كروانے والوں كے ليے ايك بار دعافرمائي ہے . صحيح مسلم حديث نمبر (1303) .

ليكن عورت اپنے بال انگلي كے ايك پورے جتنے بال كاٹےگي .

تواس طرح عمرہ كے اعمال مكمل ہوچكے تواس طرح عمرہ احرام ، طواف ، سعي اور سرمنڈانا يا بال چھوٹے كروانے كوعمرہ كہا جائے گا.

اللہ تعالي سے ہماري دعاہے كہ وہ ہميں اعمال صالحہ كرنے كي توفيق عطا فرمائے، اور ہمارے اعمال قبول فرمائے يقينا وہ قريب اور دعائيں قبول كرنے والا ہے .

ديكھيں : كتاب مناسك الحج والعمرة للالباني , اور كتاب صفة الحج والعمرة وكتاب المنهج لمريد الحج تاليف ابن عثيمين رحمہم اللہ تعالي .

واللہ اعلم .